صحابۂ کرامؓ کی تحصیل حدیث کی کیفیات

جناب مولوی محمد رضی الاسلام صاحب ندوی، ندوۃ العلماء لکھنؤ

صحابۂ کرامؓ کے تحصیل حدیث کی کیفیات

کتب حدیث کا مطالعہ کرنے سے ہمارے سامنے صحابۂ کرامؓ کے تحصیل حدیث کی مختلف کیفیات سامنے آتی ہیں:

۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات:

اگر کوئی واقعہ پیش آتا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود رہتے تو آپ اس کا حکم بتلا دیتے تھے۔ جو لوگ اس وقت موجود رہتے ان کے ذریعہ دیگر صحابہ کو بھی معلوم ہو جاتا۔ اگر حاضرین کی تعداد زیادہ ہوتی تو جلد ہی اس واقعہ کی خبر پھیل جاتی لیکن اگر لوگ کم ہوتے تو ان کو لوگوں میں منادی کرنے کے لئے بھیجتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ان کے پاس تشریف لائے وہ ایک شال اوڑھے ہوئے تھیں جس میں کچھ تصاویر تھیں۔ اسے دیکھ کر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر آپؐ نے اس شال کو لیا اور پھاڑ ڈالا پھر فرمایا:

إن أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون خلق الله عز وجل۔	قیامت میں سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں پر ہوگا جو خدا کی مخلوقات کی تصاویر بناتے ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا آپؐ نے اس سے پوچھا کیسے بیچ رہے ہو؟ اس نے

برائے ادبی

بتلایا پھر آپ نے اس سے کہا کہ اس میں ہاتھ ڈالو اس نے ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ
بھیگا غلہ ہے۔ آپ نے فرمایا: لیس منا من غشنا (جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم
سے نہیں) (مسلم، احمد)

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی صحابی کو غلطی کرتے ہوئے دیکھتے
تو اس کو تنبیہ کر دیتے تھے اور اس کی اصلاح فرما دیتے تھے۔ حضرت عمر بن الخطاب
روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں جنگ کے بعد کچھ کہنے لگے کہ فلاں شہید ہے فلاں شہید
ہے حتی کہ ایک آدمی کے پاس پہنچے اور اس کے بارے میں بھی کہا فلاں شہید ہے
آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا:

کلا إنی رأیته فی النار فی بردة غلها أو عباءة.	ہرگز نہیں اسے میں نے دوزخ میں دیکھا مال غنیمت میں سے ایک چادر چوری کرنے کی وجہ سے۔

پھر فرمایا:

إذهب فناد فی الناس إنه لا یدخل الجنة إلا المومنون۔	جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومنین ہی جائیں گے۔

چنانچہ حضرت عمر فاروق نے اعلان کیا (احمد)

ایک بار ایک شخص نے جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے نماز ادا کی تو آپ نے
اس کو ٹوکا اور فرمایا:

إذهب فصل فإنك لم تصل	جاؤ پھر سے نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی

ایک مرتبہ صحابی جلدی جلدی وضو کر رہے تھے اس طرح کہ ان کی ایڑیاں خشک
رہ گئیں آپ نے فرمایا:

اسبغوا الوضوء، فویل للأعقاب	پورا وضو کرو۔ خشک رہ جانے والی ایڑیو

من النار ۔ جہنم کا عذاب ہوگا۔

اسی طرح اگر آپ پر قرآن کی آیات نازل ہوتیں تو آپ ان کی تشریح کرتے ان کے مجمل کی تفصیل کرتے، عام کو خاص کرتے ناسخ و منسوخ بتلاتے مبہم کو متعین کرتے مثلاً غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تفسیر میں حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا الیہود مغضوب علیہم والنصاری ضلال (ترمذی) (یعنی مغضوب علیہم سے مراد یہودی اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں) حافظوا علی الصلوات و الصلاۃ الوسطی کی تفسیر میں آپ نے فرمایا الصلاۃ الوسطی ھی العصر (ترمذی) یعنی صلوۃ وسطی سے مراد عصر کی نماز ہے۔ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ میں آپ نے فرمایا: الحمد للہ رب العالمین ھی السبع المثانی (بخاری) یعنی الحمد للہ... سبع مثانی ہے۔

۲۔ سوالات و جوابات :

تحصیل حدیث کا ایک طریقہ "سوالات و جوابات" کی شکل میں ہوتا تھا۔ اس کی تین صورتیں تھیں :

ا۔ کبھی اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کو بھیجتا تاکہ وہ حضرات صحابہ کے سامنے انسانی شکل و صورت میں جا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرے اور اس طرح صحابہ کرامؓ کو دینی تعلیمات اور احکامات معلوم ہوں۔ حدیث جبرئیل اس سلسلے میں بہت مشہور ہے۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب سے مروی ہے کہ ہم ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے، بال انتہائی کالے تھے۔ اس پر سفر کے آثار بھی نہیں تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

بیٹھ گیا اس کے بعد آپؐ نے اسلام، ایمان، احسان، قیامت اور علامات قیامت کے متعلق سوالات کئے اور آپ نے جوابات دیئے اس کے بعد چلا گیا اس کے جانے کے بعد آپؐ نے مجھ سے پوچھا جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے کہا اللہ ورسولہ أعلم فرمایا: إنہ جبرئیل أتاکم یعلمکم دینکم (یہ جبرئیل تھے جو تمھیں دین سکھانے آئے تھے) (مسلم)

۲۔ کبھی خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرامؓ سے سوال کر دیا کرتے تھے اور پھر خود ہی اس کا جواب دے دیا کرتے تھے چنانچہ حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا میرے اور آپ کے درمیان کجاوہ کے علاوہ کوئی چیز حائل نہ تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اے معاذ جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ ورسولہ أعلم آپؐ نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو لوگ شرک نہ کریں انھیں عذاب نہ دے (متفق علیہ)

۳۔ البتہ بیشتر مواقع پر خود صحابۂ کرامؓ اپنے مسائل اور پیش آنے والے واقعات کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سوالات کا جواب دیتے تھے۔

ابتدا میں اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرامؓ کو زیادہ سوالات کرنے سے منع کر دیا تھا اور خود قرآن شریف میں کثرت سوال سے نہی وارد ہے
يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ
(اے مومنو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوالات نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر ہو جائیں تو تم کو برا لگے) اسی لئے حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

ونهينا في القرآن ان نسأل النبي صلى الله عليه وسلم فكان يعجبنا أن يجيئ رجل من أهل البادية العاقل فيسأله ونحن نسمع (بخاری کتاب الایمان)

ہمیں قرآن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنے سے منع کر دیا گیا تھا لہذا ہماری خواہش یہ ہوتی تھی کہ کوئی عقلمند دیہاتی آئے اور آپ سے سوالات کرے اور ہم سنیں۔

مگر ایسا دراصل بے تکے سوالات پر پابندی لگانے کی غرض سے تھا ورنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود صحابہ کرامؓ کو سوالات کرنے پر اکساتے تھے۔ ایک بار سردی کے زمانے میں ایک صحابی زخمی ہوئے پھر انھیں احتلام ہو گیا۔ لوگوں نے انھیں نہانے پر مجبور کیا جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا:

قتلوه قتلهم الله ألم يكن شفاء العي السوال (ابوداؤد)

ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا (خدا انھیں غارت کرے) کیا ناواقفیت کا علاج سوال نہیں تھا۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ اپنے مسائل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ان کے سوالات میں بعض شخصی زندگی سے متعلق ہوتے تھے۔ مگر بعض ایسے ہوتے تھے جو عام طور پر انسانوں کو پیش آتے ہیں۔ ان سوالات میں صحابہ کرامؓ ذرا بھی نہ شرماتے تھے اور فوراً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر لیتے تھے تاکہ اطمینان حاصل ہو جائے۔ اگر کوئی صحابی کسی وجہ سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا تو وہ دوسرے صحابی کو حکم دیتا کہ وہ آپؐ سے دریافت کر لے۔ حضرت علیؓ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ مجھے مذی بہت آتی تھی میں اس کے حکم کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتا تھا کیونکہ آپؐ کی

صاحبزادی حضرت فاطمہ میرے نکاح میں تھیں اس لئے میں نے حضرت مقداد بن اسودؓ کو حکم دیا کہ وہ آپؐ سے معلوم کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا: یغسل ذکرہ ویتوضاء۔ اگر کسی شخص کو یہ پیش آئے تو وہ عضو تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔ (مسلم، احمد)

حضرت عقبہ بن الحارثؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرلے پھر بعد میں معلوم ہو کہ وہ اس کی رضاعی بہن ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیف وقد قیل؟ (اب کیسے ہوسکتا ہے جبکہ کہا جاچکا)۔

حضرت علی بن طلقؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے یا کسی دوسرے آدمی نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اسی حالت میں ران کھجلانے لگا کہ اچانک میرا ہاتھ عضو تناسل سے مس ہوگیا اس کا کیا حکم ہے (کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟) آپؐ نے فرمایا "ھل ھو الا بضعۃ منک" (وہ تو جسم ہی کا ایک حصہ ہے)

اسی طرح صحابہ کرام کو عبادات وعقائد، معاملات اور دیگر اشیاء کے متعلق سوالات کرنے میں بھی حیا لاحق نہ ہوتی تھی بلکہ اگر کسی صحابی کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث دوسرے صحابی کے واسطے سے پہنچتی تھی تو وہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسب فیض کی کوشش کرتا تھا اور آپؐ ہی کی زبانی سننے کا متمنی ہوتا تھا۔ حضرت ضمام بن ثعلبہؓ کی وہ حدیث تو بہت مشہور ہے جس میں ہے کہ وہ اپنی قوم کے نمائندوں کے ساتھ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپؐ سے کئی سوالات کیے تھے (بخاری کتاب العلم)

آپؐ سے اگر کوئی صحابی سوال کرتا یا کوئی مسئلہ پوچھتا اور آپ کو اس کا حکم نہ معلوم ہوتا تو وحی الہی کا انتظار کرتے پھر وحی سے معلوم ہوجانے کے بعد بتلاتے حضرت سہل

بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو خلوت میں دیکھے تو اسے قتل کر دے یا کیا کرے ؟ آپ نے فرمایا کہ تہمت لگانے والے پر حدقذف جاری ہوگی یا وہ بیّنہ پیش کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی والذین یرمون ازواجھم .... الآیۃ تب آنحضرتؐ نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اور تمہاری بیویوں کے معاملہ میں فیصلہ ہو گیا (بخاری کتاب اللعان)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنے اور مسائل معلوم کرنے میں صحابیات بھی پیچھے نہ تھیں ان کو بھی اگر کوئی اشکال ہوتا تو فوراً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیا کرتی تھیں حتیٰ کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے لئے ایک دن خاص کر دیجئے چنانچہ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے عورتو خوب صدقہ کیا کرو اور خوب استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے۔ ایک صحابیہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ایسا کیوں ہے ؟ آپؐ نے فرمایا کیونکہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو، میں نے تم سے زیادہ کسی ناقص العقل اور ناقص الدین کو نہیں دیکھا ہے جو عقلمندوں پر غالب آجاتی ہو۔ انھوں نے پھر سوال کیا یا رسول اللہؐ نقصان عقل اور نقصان دین سے کیا مراد ہے ؟ آپؐ نے فرمایا کہ نقصان عقل تو یہ کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور نقصان دین کہ عورت اپنے مخصوص عذر (حیض ونفاس) کی وجہ سے کئی کئی دن نماز اور روزوں سے رکی رہتی ہے۔

صحابیات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مخصوص سوالات کرنے میں بھی نہ جھجکتی تھیں۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں : بہترین عورتیں انصاری

عورتیں ہیں کیونکہ انھیں دین کے معاملے میں سوالات کرنے سے حیا مانع نہیں ہوتا۔
حضرت ام سلیمؓ نے ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ خواب میں اگر
عورت بھی وہی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے گی۔ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تری محسوس ہو۔ حضرت عائشہؓ نے سوال کیا کیا عورت
بھی یہ سب دیکھتی ہے؟ فرمایا کیوں نہیں پھر بچہ مشابہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

اسی طرح اگر کسی معاملہ میں دو صحابہ کے درمیان نزاع ہو جاتا تو وہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح بات معلوم کرنے کے لئے رجوع کرتے تھے۔ حضرت
عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان میں
کچھ ایسے حروف پڑھتے ہوئے سنا جو مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
بتلائے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ قراءت تم کو کس نے بتلائی ہے؟ انھوں نے
کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ایسا نہیں پڑھایا ہے۔ پھر میں ان کا ہاتھ پکڑ کر رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا کہ آپؐ نے مجھ کو سورۂ فرقان
پڑھائی ہے۔ میں نے ان سے سنا وہ اس میں کچھ حروف پڑھا رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے
ہشام سے فرمایا پڑھو، انھوں نے پڑھا تو فرمایا: ھکذا انزلت (اسی طرح نازل
ہوئی ہے) پھر مجھ سے کہا پڑھو میں نے پڑھا تو فرمایا: ھکذا انزلت، ان القرآن
انزل علی سبعۃ احرف فاقرأوا ما تیسر (احمد) (اسی طرح نازل ہوئی۔
دراصل قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے لہذا جس طرح سہولت ہو اس
طرح پڑھو)

۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کا مشاہدہ:
تحصیل حدیث کی تیسری صورت یہ تھی کہ صحابۂ کرامؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے افعال واعمال کا مشاہدہ کرتے تھے پھر ان پر عمل کرنے اور اپنی زندگیوں میں جاری ساری کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت علیؓ کی روایت ہے "أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من أول الليل وآخره ووسطه فانتهى وتره إلى السحر (احمد) رسول اکرمؐ نے ایک بار اول لیل میں وتر پڑھی ایک بار آخر لیل میں ایک بار وسط لیل میں یہاں تک کہ ایک بار سحر سے پہلے پہلے تک وتر کی نماز پڑھی)

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں: أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة (احمد، ابوداؤد) انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے) حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ ایک بار ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے ہی جا رہے تھے کہ آپؐ نے اشارہ سے ہم لوگوں کو کھڑے رہنے کا حکم دیا اور خود چلے گئے پھر جب واپس آئے تو آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نماز پڑھانے کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھاتے وقت مجھے یاد آگیا تھا کہ میں جنبی ہوں۔ اگر تم میں سے کسی کو ریاح محسوس ہو یا میری طرح کی حالت پیش آئے تو وہ چلا جائے اور حاجت پوری کرنے کے بعد آکر نماز پڑھے (احمد، ابوداؤد)

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریرات کا مشاہدہ:

تحصیل حدیث کا ایک طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریرات کا مشاہدہ تھا۔ تقریر کی تعریف محدثین یوں کرتے ہیں کہ کوئی صحابی آنحضرتؐ کی موجودگی میں کچھ کرے یا کہے اور آنحضرتؐ اس کو منع نہ کریں اور خاموش رہیں "ومعنى التقرير أنه فعل أحد أو قال شيئاً في حضرته صلى الله عليه وسلم ولم ينكره ولم ينهه

عن ذلك بل سكت وقرّر (مقدمہ مشکوٰۃ مولانا عبدالحق محدث دہلوی)

ایک بار آنحضرتؐ نے چند صحابہ کو ایک جگہ بھیجا اور فرمایا: لا یصلین احدکم العصر الا فی قریظۃ (تم لوگ عصر کی نماز بنی قریظہ میں پہنچ کر پڑھنا) رسول اکرمؐ کے اس فرمان سے بعض صحابہ نے نہی کو حقیقت پر محمول کیا چنانچہ انھوں نے عصر کی نماز مغرب کے بعد تک مؤخر کی اور بنی قریظہ ہی میں جا کر ادا کی اور بعض صحابہ یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود یہ تھا کہ ہم لوگ عصر تک بنی قریظہ پہنچ جائیں چنانچہ انھوں نے عصر کے وقت ہی نماز پڑھ لی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کے اس معاملے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے "تقریر" فرمائی اور کسی کی تنکیر نہیں کی (صحیحین)

اسی طرح آپؐ کی خدمت میں ایک مرتبہ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے تو کھا لیا مگر آپ نے نہیں کھایا صحابہ نے پوچھا کہ کیا اس کا گوشت حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا: لا ولکنہ لیس فی ارض قومی فاجدنی اعافہ (نہیں بلکہ یہ میرے وطن میں نہیں پایا جاتا ہے اس کے لیے میری طبیعت کراہت کرتی ہے)

۵۔ دیگر صحابۂ کرامؓ کا واسطہ:

صحابۂ کرامؓ تحصیل سنت یوں بھی کرتے تھے کہ اگر کسی ضرورت سے کسی دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر نہ ہو سکتے تھے تو ان صحابہ سے حاصل کر لیتے تھے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک ہوتے تھے اور آپ کے افعال و اقوال کا مشاہدہ کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

لیس کل ما نحدثکم عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، سمعناہ (عنہ) ولکن کان یحدث بعضنا بعضا۔	ہم جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ آپ سے سنا نہیں ہے بلکہ ہم میں سے بعض بعض کے واسطے سے حدیث

ولا يتهم بعضنا بعضا (المحدث الفاصل)

بیان کرتا تھا اور کوئی کسی کو متہم نہ کرتا تھا۔

حضرت براء بن العازبؓ فرماتے ہیں:

ليس كلنا كان يسمع حديث رسول الله صلے الله عليه وسلم، كانت لنا ضيعة واشغال ولكن الناس لم يكونوا ايكذبون يومئذ فيحدث الشاهد الغائب

(المحدث الفاصل بين الراوي والواعي)

ہم میں سے تمام لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نہیں سنتے تھے۔ ہماری زمینیں تھیں اور بہت سے کام تھے لیکن لوگ اس زمانے میں جھوٹ نہیں بولتے تھے چنانچہ شاہد غائب کو حدیث سنا دیتا تھا۔

انہیں سے ایک دوسری روایت ہے۔ فرماتے ہیں:

ما كل الحديث سمعناه عن رسول الله صلے الله عليه وسلم كان يحدثنا أصحابنا وكنا مشتغلين في رعاية الإبل واصحاب الرسول كانوا يطلبون مايفوتهم سماعه من رسول الله صلے الله عليه وسلم فيسمعونه من أقرانهم

(معرفة علوم الحديث)

تمام احادیث ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی ہیں۔ ہم سے صحابہ حدیث بیان کرتے تھے اور ہم اونٹ چرانے میں مشغول رہتے تھے۔ ہم اصحاب رسول اگر کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سن پاتے تھے تو اپنے رفقاء سے حاصل کر لیتے تھے۔

۷۔ وفود:

تلقی حدیث کا ایک ذریعہ وہ وفود تھے جو اپنے قبائل کے نمائندے بن کر خدمت نبوی میں حاضر ہوتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد جب کوئی بڑی سیاسی قوت اسلام کے

عام نہ رہ گئی اور اسلام کا بول بالا ہو گیا اور وفود کا تانتا بندھ گیا حتیٰ کہ اسلام تاریخ میں اس سال کو عام الوفود سے یاد کیا جاتا ہے۔ پورے عرب اور اس باہر سے بھی بہت سے وفود آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اسلامی احکام و تعلیمات حاصل کرتے تھے اور اس کے بعد اپنی قوم میں جاکر لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیتے ان میں سے وفد بنی تمیم، وفد بنی سعد، وفد نجیب، وفد بنی عامر، وفد بنی زبید، وفد عبدالقیس، وفد اہل یمن، وفد مزینہ بہت مشہور رہیں۔ حضرت ضمام بن ثعلبہؓ کا واقعہ کتب حدیث میں بہت آتا ہے وہ وفد بنی سعد کے ساتھ آئے تھے۔

۷۔ ازواج مطہرات :

تحصیل حدیث کا ایک ذریعہ ازواج مطہرات کی ذات تھی ازواج مطہرات کی وجہ سے ہم کو وہ بہت سے داخلی اور گھریلو مسائل معلوم ہوئے کہ اگر وہ نہ ہوتیں تو ہرگز نہ معلوم ہو سکتے تھے۔ حیض و نفاس، غسل و جماع کے سلسلے میں تقریباً جملہ معلومات ..... صرف ازواج مطہرات ہی کے ذریعہ حاصل ہوئی ہیں۔

اگر صحابیات کسی مسئلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم محسوس کرتیں تو ازواج مطہرات ہی کو وسیلہ بنا لیتی تھیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابیہ کو بہت دم آتا تھا: انھوں نے حضرت ام سلمہؓ سے مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا لتنظر عدۃ اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر الخ (یعنی مہینہ کے جن دنوں میں اسے پہلے حیض آتا تھا اس کا اعتبار کرے گی)

ایک صحابی نے حالت صوم میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا پھر بعد میں بہت خوف ہوا چنانچہ اپنی بیوی کو اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا وہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئیں اور ان سے مسئلہ معلوم کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حالت صوم میں بوسہ دیتے ہیں۔ صحابیہ نے واپس آ کر شوہر کو بتلایا مگر وہ اور بھی خوفزدہ ہوئے، کہنے لگے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کیسے ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بہت کچھ جائز کر رکھا ہے چنانچہ انھیں دوبارہ بھیجا وہ پھر واپس گئیں اس وقت وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ آپؐ نے ام سلمہؓ سے ان کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے تفصیلات بتلائیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: واللہ إني لأتقاكم لله وأعلمكم بحدوده (یعنی میں تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے حدود سے واقفیت رکھنے والا ہوں پھر جب میں یہ سب کرتا ہوں تو تم لوگ کیوں نہیں کرتے)۔

اسی طرح اگر کوئی صحابیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مسئلہ دریافت کرتیں اور اس کا جواب صراحتہً دینا آپؐ پسند نہ کرتے تو ازواج میں سے کسی کو حکم دیتے اور وہ ان کو سمجھا دیتیں۔ ایک صحابیہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں حیض سے کیسے پاک ہوں جبکہ دم استحاضہ آ رہا ہو۔ آپؐ نے فرمایا: خذي فرصة ممسكة تتوضئي بها (یعنی خوشبو میں بسایا ہوا ایک روئی کا ٹکڑا لے لو اور اس سے طہارت حاصل کرو) انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس سے کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپؐ نے پھر وہی فرمایا مگر وہ نہ سمجھیں تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو اشارہ کیا کہ انھیں سمجھا دیں۔ انھوں نے ان کو سمجھا دیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ روئی کا ایک صاف ٹکڑا لو اور اس سے دم کے اثر کو پونچھ دو (متفق علیہ)

۸۔ کتابت

صحابہ کرامؓ کے تحصیل حدیث کا ایک اہم ذریعہ کتابت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے شروع میں کتابت حدیث سے منع کر دیا تھا مگر بعد میں اجازت دے دی تھی۔ بعض سے ہم یہاں بحث نہیں کریں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی صحابہ نے حدیث کے بہت سے مجموعے تیار کر لئے تھے - یہ موضوع بحث سے خارج ہے۔ یہاں ہم صرف اس موضوع پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے متعدد تحریری شکل میں احادیث حاصل کی ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طویل خطبہ دیا تھا اور اسلام کے جو اصول احکام بیان فرمائے تھے۔ یمن کے ایک صحابی حضرت ابو شاہ کی خواہش پر آپؐ نے وہ خطبہ لکھوا کر ان کے حوالے کرنے کا حکم دیا (بخاری کتاب العلم) صلح حدیبیہ کے بعد ۶ھ میں آپؐ نے جزیرۂ عرب کے رؤسا و ملوک اور روم و ایران کے شہنشاہوں اور سلاطین کے نام خطوط ارسال کئے تھے (طبقات ابن سعد) ایک بار آپؐ نے چند صحابہ کو ایک سریہ میں بھیجا اور ان کو ایک خط بھی دیا اور فرمایا کہ اس کو فلاں جگہ پہنچ کر کھولنا، آپ نے زکوٰۃ کے احکام، مختلف چیزوں پر زکوٰۃ اور اس کی شرحیں لکھوا کر، مختلف امراء کو بھیجی تھیں اور وہ حضرت ابوبکرؓ اور کئی دیگر صحابہ کے پاس موجود تھیں (دارقطنی کتاب الزکوٰۃ) حضرت عمرو بن حزمؓ کو یمن کا گورنر مقرر کرتے وقت آپؐ نے صدقات، دیات اور فرائض و سنن کے متعلق ایک تحریر لکھوا کر حوالے کی (جامع بیان العلم) آپؐ نے اپنی وفات سے کچھ دن قبل قبیلہ جہینہ کی طرف یہ لکھوا کر بھیجا تھا، لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب (مردار کی کھال اور پٹھے سے انتفاع نہ کرو)۔ حضرت وائل بن حجرؓ جب بارگاہ نبوی سے رخصت ہو کر اپنے وطن حضرموت جانے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر ان کو ایک تحریر لکھوا کر دی جس میں نماز، روزہ، سود اور شراب کے متعلق احکامات تھے۔ آپؐ نے اہل یمن کو جو مسئلے لکھوا کر بھیجے تھے ان میں مس قرآن

ق رقبہ اور طلاق کے مسائل تھے (دارمی) حضرت معاذؓ نے یمن سے سبزیوں کی زکوٰۃ
متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے تحریری جواب دیا کہ سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں (دارقطنی)
مکہ کے بعد عام الوفود میں وفد تجیب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ضر ہوئے۔ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف چیزوں کے متعلق سوالات
ئے اور آپؐ نے ان کے سارے سوالات کے جوابات لکھوا کر دیے (زاد المعاد)
نے یہاں صرف چند احادیث بطور مثال ذکر کی ہیں ورنہ آپؐ نے وقتاً فوقتاً جو
ری احکام، خطوط، صلحنامے و دعوت نامے لکھوائے ہیں ان کی تعداد سیکڑوں
متجاوز ہے۔

میل حدیث میں صحابہ کرامؓ کی جانفشانیاں :

صحابہ کرامؓ کے تحصیل حدیث کے یہ چند طریقے تھے ورنہ انھوں نے اور بھی متعدد
یقوں سے اور بڑی ہی جانفشانیوں اور جدوجہد سے احادیث حاصل کیں اور
رف یہی نہیں بلکہ انھیں اپنی زندگیوں پر منطبق کیا، اپنی زندگیوں کو احادیث کے
انچے میں ڈھالا اور اسی کے رنگ میں رنگ گئے۔ صحابہ کرامؓ احادیث کی زندہ اور
تی پھرتی کتابیں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی سنا اور آپؐ کو جیسا
تے دیکھا سب کو اپنی زندگیوں پر جاری و ساری کیا اور اپنے مابعد کے لوگوں کے
ئے احادیث کا ایک ایسا عظیم ذخیرہ ہر طرح کی تحریفات سے محفوظ صورت میں پیش
یا جو انسانی زندگی کے ہر گوشے اور ہر زمان و مکان کے لئے پیش کیا جا سکتا
ہے۔